پروفیسر محمد حمزہ نعیم صدر شعبۂ عربی / وائس پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج جھنگ

عرب ممالک میں پاکستان سے روزے اور عیدین ایک یا دو دن پہلے کیوں؟

سورج اور چاند دائرۂ فلک کو عبور کرتے ہوئے ہر ماہ کم از کم ایک دفعہ کسی ایک نقطۂ فلک پر اکٹھے ہوتے ہیں، اسے اجتماع شمس و قمر یا قران نیرین کہا جاتا ہے۔ نظامِ شمسی کے تمام سیاروں میں چاند سب سے زیادہ تیز رفتار ہے اور جس دائرہ فلک کو سورج ۳۶۵ دن میں طے کرتا ہے چاند اسی فاصلے کو بارہ مرتبہ طے کر کے دس گیارہ دن آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور اس طرح سورج کے ساتھ اجتماع کرتے ہوئے ماہ و سال بناتا رواں دواں رہتا ہے۔ اسی فاصلے کو بارہ بروج یا بارہ ماہ کہا جاتا ہے۔ ''تخلیقِ کائنات کے آغاز سے ہی مہینوں کی تعداد اللہ کے ہاں بارہ ہی ہے۔'' القرآن

اسلام میں نماز کا تعلق سورج کے اوقات کے ساتھ ہے جبکہ اس کے سوا تقریباً تمام عبادات کا تعلق چاند کی رؤیت کے ساتھ ہے یعنی آنکھوں دیکھے چاند کے ساتھ ـــــ رمضان المبارک کا آغاز و اختتام، عید الفطر، عید الاضحیٰ، قربانیاں، حج اور زکوۃ کے لئے سال کا شمار، ان سب کا انحصار چاند یعنی صحیح رؤیتِ ہلال پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہدِ نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام سے آج تک اہلِ اسلام چاند کی امکانی پہلی رات یعنی جاری ماہ کی تیسویں رات کو بعد نماز مغرب نوافل پڑھنے پر تلاشِ ہلال کو ترجیح دیتے اور اسے عمل ثواب سمجھتے آئے ہیں نیز علمائے کرام کے نزدیک بہت سے عقود اور معاملات کا دارومدار بھی صحیح رؤیتِ ہلال پر ہے اور یہ کہ تاریخ بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔

زمانۂ قدیم سے ہی اہل ہند (ہندی نظریہ کے مطابق) سورج اور چاند کے نقطہ اجتماع کو مقدس (شبھ) گھڑی تصور کرتے آئے ہیں آج بھی ہندوؤں کا یہی نظریہ اور عقیدہ ہے وہ اسے ''اوماوس'' کا نام دیتے ہیں اسی ''اوماوس'' کی رات سے اگلی رات کو وہ دوج لگنا بولتے ہیں لیکن اس ''دوج'' کی رات ہی ان کے علم اور فیصلے کے مطابق ''ہلال'' انسانی آنکھ کی رؤیت کے لائق ہوتا ہے، اس سے پہلے نہیں اس بات پر قارئین دوبارہ غور فرمالیں اس دوج کو دوسری شمار کرنا بڑا مغالطہ ہے بالکل اسی طرح جدید سائنسی زبان میں سورج اور چاند جب ایک درجۂ فلک پر اجتماع کر کے چاند ایک لمحہ بعد آگے بڑھتا ہے، اسی کو نیومون (New Moon) کہتے ہیں مگر یہاں بھی نیومون یا نئے چاند سے مراد نظر آنے والا نیا چاند (ہلال) نہیں بلکہ علمی نیا چاند ہے۔ یہ ایک بڑا مغالطہ ہے کہ نئے چاند کو ہلال سمجھ کر پہلی چاند کا اعلان کر دیا جائے۔

تمام مسلم و غیر مسلم سائنس دان، ماہرینِ ہیئۃ الافلاک، ماہرین ریاضی و جغرافیہ اس بات پر متفق ہیں کہ نیومون لمحہ سے کم از کم بیس گھنٹے گذر رے بغیر رؤیت ہلال ممکن نہیں اور غروب شمس اور چاند کے افق مغرب سے غروب ہونے میں ۵۰ منٹ کا فاصلہ ہونے سے پہلے ہلال کی رویئت ناممکن ہے مثلاً ۲۵ جنوری ۲۰۰۱ء کو غروب شمس کے وقت نیومون کی عمر تو زائد از ۲۴ گھنٹے تھی مگر سورج غروب ہونے کے ۴۲ منٹ بعد چاند بھی افق مغرب سے نیچے چلا گیا لہذا چاند بصورت ہلال نظر

نہ آسکا اسی طرح ۲۴ اپریل ۲۰۰۱ء کی شام چاند کی عمر پاکستان میں ۲۲ گھنٹے سعودیہ میں ۲۴ گھنٹے ہوگی مگر غروبِ شمس اور غروبِ قمر میں فاصلہ پاکستان میں ۴۴ منٹ اور سعودیہ میں ۴۸ منٹ کے قریب ہوگا لہذا ہلال صفر نہ یہاں نظر آئے گا، نہ وہاں نظر آئے گا دعوتِ عام ہے ڈھونڈیے ہلال ۲۴، اپریل کی شام باوجود عمر پوری ہونے کے نظر نہ آئے گا اور ۲۳ /اپریل کو تو رؤیت ممکن ہی نہیں مگر نیومون سسٹم کے تحت عرب ممالک میں ۲۳ /اپریل کی شام سے اوّل صفر کا اعلان کر دیا جائے گا سابقہ تجربہ یہی ہے۔

علمائے اسلام (اللہ کے فیض سے تا قیامت امت کو مستفیض رکھے) ہمیشہ یہی حکم دیتے آئے ہیں کہ شعبان کے ۲۹ دن پورے ہو کر تیسویں شام ہلال کو افق مغرب پر تلاش کیا جائے۔ اگر جم غفیر یعنی بہت بڑے مجمع کو (مطلع صاف ہونے کی صورت میں) ہلال نظر آجائے یا بادل وغیرہ کی صورت میں عادل مسلمان رؤیت کی شہادت دیدیں تو رمضان کی شب اوّل اور دوسری صبح روزہ شمار ہوگا خیال رہے کہ ۲۸ /شعبان کی شام عادل نہیں عادل ترین مسلمانوں کا جم غفیر بھی شہادت دے تو اسے شہادت نہیں کہا جائے گا البتہ اسے شہادتِ کاذبہ کہا جا سکتا ہے یوں اگر شعبان کے ۲۹ /دن سے اگلی شام رؤیت نہ ہو سکے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کر کے رمضان المبارک کا آغاز کیا جائے گا۔

اب جس طرح سائنسی ترقی نے ہمیں گھڑی گھنٹے، سیکنڈوں تک شمار کر کے دیدیے ہیں، دنیا کی معروف رصدگاہوں (Observatories) نے سورج اور چاند کے کسی نقطۂ فلک پر اجتماع کے بھی درست ترین اوقات دے دیے ہیں حتیٰ کہ سیکنڈ اور اس سے آگے کے باریک حسابات بھی کسی بھی معروف رصدگاہ کو صرف ایک خط لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ اور آنے والے سالوں، صدیوں کے اجتماع شمس و قمر اور رؤیتِ ہلال کی امکانی تاریخیں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ (خیال رہے کہ ہم نے ''امکانی تاریخیں'' کہا ہے) اور حیران کن حد تک یہ امکانی تاریخیں اکثر و بیشتر درست رؤیت کی تاریخیں ہوں گی۔ ''یہ ہیں اندازے اس غالب خوب علم والے کے'' اس ذات علیم و قدیر کے اندازے کتنے درست ہوتے ہیں، یہ بات انسان کے فہم و ذکاء سے بالا ہے، ''تمام ستارے سیارے اپنی اپنی مقررہ حدود میں (درست) چل رہے ہیں۔'' اور سورج اور چاند تو ہیں ہی (درست) حساب کتاب کیلئے۔'' تا کہ تم لوگ سالوں کا شمار اور حساب کتاب جان سکو۔'' (القرآن) آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک رصدگاہ غلط معلومات بھی دے سکتی ہے تو جواب یہ ہے کہ دوسری رصدگاہ اس کی تکذیب و تردید کر دے گی (مسلم ممالک میں بھی معیاری رصدگاہیں موجود ہیں) کسی رصدگاہ کو عمداً جھوٹ بولنے اور غلط معلومات دینے کی ہمت اور جرأت نہ ہوگی۔ قواعد وضوابط موجود ہیں۔ دو اور تین پانچ ہی ہو سکتے ہیں، چار یا چھے نہیں ہو سکتے۔

اور اگر ہم ماہرینِ فلکیات و ریاضی بشمول مسلم و غیر مسلم کو فاسق و فاجر کہ کر ان کے حسابات کو واجب تردید ہی قرار دیں اور ان کے چاند کے طلوع و غروب اور رؤیت ہلال (نیومون کے بیس پچیس گھنٹے بعد) کے حساب کتاب کو غلط کہیں تو پھر سورج کے طلوع و غروب اور نمازوں کے ان کے طے کردہ اوقات کو ہم کیسے درست قرار دیں گے؟ اس بات پر

غیر جانبدارانہ مخلصانہ غور فرمائیں، پھر عرض ہے اللہ کی رضا کیلئے اپنے فہم ودماغ اور عقل پر زور دیکر غور فرمائیں۔

اب ہے مسئلہ رؤیت ہلال یعنی آنکھوں دیکھے چاند کا اور پہلی شب کے تعین کا، تو بعض لوگوں کو سائنس کے لفظ نیومون یا نیا چاند سے غلطی لگی جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، انہوں نے سوچا ''نیا چاند'' لفظ ہی پہلی شب کا اعلان کر رہا ہے حالانکہ جیسے دو اور دو پانچ نہیں ہو سکتے اس میں ایک کا ہندسہ مزید شامل ہونا ضروری ہے اسی طرح نیومون کے نظر آنے یعنی قابل رؤیت ہونے کے لئے مزید بیس پچیس گھنٹے گزرنا اور اس کے ساتھ ساتھ غروبِ شمس سے غروب قمر کم از کم پچاس منٹ بعد ہونا شرط کی حد تک ضروری ہے۔ بقول مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ چاند اور ہلال میں یہی فرق ہے کہ ''چاند تو ہر وقت آسمان پر موجود رہتا ہے۔ جبکہ ہلال نظر آنے والے پہلے کے نئے چاند کو کہتے ہیں۔'' اہل اسلام ہلال نظر آنے یا جاری ماہ کے ۳۰ دن پورے ہونے پر اوّل ماہ شمار کرتے آئے ہیں مگر بعض شواہد کی بنا پر ایسے لگتا ہے کہ عرب ممالک اور ان کی پیروی میں پاکستان کے بعض شمالی علاقوں میں غلطی سے (یا کسی خفیہ کافرانہ سازش میں مبتلا کیے جانے سے) نیو مون کو ہی اول چاند شمار کیا جانے لگا ہے۔ حیرت کی بات ہے ۲۸ کا چاند کہاں نظر آئے گا بس نیومون سسٹم کی وجہ سے وہاں روزہ اور عیدین وغیرہ کے اعمال میں ایک دو دن کا فرق آ جایا کرتا ہے۔ ورنہ بقول علامہ ضیاء الدین لاہوری۔ ''ماہرین فلکیات وریاضی اس بات پر متفق ہیں کہ تمام عالم اسلام میں روزہ، عیدین، قربانیاں اور دیگر شعائر اسلامی اکثر اوقات ایک ہی دن ہو سکتے ہیں، اختلاف صرف کبھی کبھار ہوگا'' مثلاً اب ربیع الاول کا چاند ۲۴ مئی کو، ربیع الثانی کا ۲۲ جون کو نظر آئے گا اور یہ ہلال بڑا بھی ہوگا۔ کہ اس کی عمر بھی زیادہ ہے اور غروب شمس سے غروب قمر کا فاصلہ بھی ۹۲ منٹ ہوگا

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

نوٹ: یہ مضمون اوائل فروری ۲۰۰۱ء میں لکھا گیا ہے۔ تاہم بوجوہ مئی کے شمارے نقیب ختم نبوت کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔

اس مضمون میں درج ذیل سے استفادہ کیا گیا:۔

(۱)۔ رؤیت ہلال از مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ (۲) رؤیت ہلال جناب ضیاء الدین لاہوری (۳) جو ہر تقویم از جناب ضیاء الدین لاہوری (۴) سردار عالم جنتری ۲۰۰۱ء (۵) برنی تقیم ۲۰۰۱ء (۶) ہرنی کوکسی گائیڈ ۲۰۰۱ء کراچی۔ (۷)۔ قومی جرائد و رسائل میں بے شمار مقالات و مضامین۔ (۸)۔ الفرقان لکھنو سابقہ شمارے۔ (۹)۔ البنات کراچی قدیم شمارے۔ (۱۰)۔ ذاتی تجربات و علمی تجربات و مشاہدات سعودیہ/ ریاض/ مکہ مکرمہ/ مدینہ منورہ/ صوبہ سرحد پاکستان وغیرہ۔